کتاب نما

دروس قرآن، مؤلف: ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی۔ ناشر: ھدی للناس، ۳۴۳-مہران بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔ صفحات حصہ اول (بڑی تقطیع) سورۂ فاتحہ: ۱۲۸۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔ ۲-سورۂ بقرہ، جلداوّل: ۴۴۰/۲۰۰ روپے ۳-جلد دوم: ۳۴۳/۲۰۰ روپے۔ ۴- سورۂ آل عمران: ۳۲۸/۲۲۵ روپے۔ ۵-سورۂ نساء: ۳۸۵/۲۰۰ روپے۔ ۶-سورۂ مائدہ: ۳۱۵/۲۲۵ روپے۔ ۷-سورۂ انعام: ۴۲۲/۲۲۵ روپے۔ ۸-سورۂ اعراف: ۳۹۹/۳۰۰ روپے۔

مولانا اسلم صدیقی کا نام دینی اور تحریکی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں۔ جامعہ پنجاب کے شعبۂ مساجد کے صدر اور خطیب کی حیثیت سے آپ نے سرگرم زندگی گزاری ہے۔ آپ کے خطبات سننے والوں کے ذہن و قلب، دین اسلام کی تعلیمات کی پیروی کے لیے راغب ہوتے ہیں۔ گذشتہ چند برسوں میں انھوں نے قرآن کا سلسلے وار درس شروع کیا جو کیسٹ پر محفوظ کیا گیا اور اب ان دُروس کو لکھ کر کتابی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ سورۂ اعراف تک کے درس درج بالا آٹھ کتابوں کی شکل میں شائع ہو چکے ہیں (دروس قرآن، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ، جلد اوّل پر ترجمان القرآن میں تبصرہ اکتوبر ۲۰۰۵ء میں شائع ہو چکا ہے)۔

مولانا اسلم صدیقی بنیادی طور پر خطیب ہیں اور بہت اچھے خطیب۔ ان کی تقاریر سن کر حاضرین ولولے اور جوش سے بھر جاتے ہیں لیکن وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ وہ تصنیف کے مرد میدان نہیں۔ ان کے جو دروس نقل کیے گئے اور ایک نظر ڈال کر شائع کر دیے گئے، اس کام میں انھیں بعض احباب کا تعاون حاصل رہا ہے۔ مرتب کرتے ہوئے اسٹائل تبدیل نہیں کیا گیا۔ اس لیے خطیبانہ رنگ برقرار ہے اور پڑھنے والے پر اثر ڈالتا ہے۔ وہ تفسیری مباحث میں نہیں گئے اور نہ اختلافی مسائل میں الجھے ہیں بلکہ قرآن کے پیغام کو پُرزور استدلال سے پیش کر دیا ہے۔ قرآن کا پیغام،

جو اللہ کی بندگی اور اس کی کامل اطاعت کا پیغام ہے' عصرِ حاضر کے پس منظر میں کھل کر سامنے آتا ہے اور قاری کو عمل پر اُبھارتا ہے۔ یہ سلسلہ دروس مکمل ہوگا تو تفسیری لٹریچر میں اپنی نوعیت کا ایک اضافہ ہوگا۔ مثبت طرز اختیار کیا گیا ہے۔ قرآن کے لانے والے نے قرآن کو جس طرح پیش کیا ہے اسے سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے' چنانچہ سیرت کے حوالے جابجا نظر آتے ہیں۔

آج کل دینی کتب بھی بہت اہتمام سے اور خوب صورت شائع کی جارہی ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ یہ کتب بھی اس معیار پر طبع ہوں کہ دیکھ کر دل خریدنے اور پڑھنے کو چاہے۔ اس کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ کوئی ماہر مدیر خطیبانہ رنگ برقرار رکھتے ہوئے اس کی تدوین نو کرے تو اس کے فائدے اور تاثیر میں اضافہ ہو۔ (مسلم سجاد)

قرآن کی روشنی میں، ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی۔ ناشر: مرکز فہم قرآن ۱۴-۱۵' فرسٹ فلور' ڈیلا والا سنٹر' شون چورنگی' بلاک ۹' کلفٹن' کراچی۔ صفحات: ۳۶۶۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

مصنف علمی حلقوں میں ایک معروف شخصیت ہیں۔ زیرنظر کتاب کی وجۂ تالیف یہ جذبہ ہے کہ سیرت وکردار کی تعمیر اور عہد حاضر کے مسائل کے لیے حقیقی رہنمائی قرآن ہی سے میسر آسکتی ہے۔ فی الواقع قرآن ہر دور کے لیے رہنما ہے۔ مصنف نے عقائد' عبادات' معاملات' اخلاقیات' معاشرت اور دیگر موضوعات پر قرآن وسنت کی روشنی میں جدید اسلوب میں رہنمائی فراہم کی ہے اور عہدِ جدید پر انطباق کیا گیا ہے۔

عہد حاضر کے حوالے سے جہاد کا تصور' جنگ وامن کے قرآنی اصول' اسلام کا نظریۂ مال و دولت' قرآن اور بین الاقوامی معاملات' ناین الیون کا واقعہ اور یہودیت وعیسائیت اور قرآن اور میڈیا کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ خواتین کے حقوق اور دیگر مسائل بھی زیربحث آئے ہیں۔

ہر موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ قرآنی آیات کے ساتھ ساتھ حسبِ ضرورت احادیث' صحابہ کرامؓ کے واقعات' جدید دور کی امثال اور اشعار بھی پیش کیے گئے ہیں۔ زبان شُستہ' رواں اور اسلوب عام فہم ہے۔ مصنف نے فکری وعملی زندگی قرآنی اصولوں پر استوار کرنے کی دعوت دی ہے اور قرآن کو حقیقی معنوں میں رہنما بنانے پر زور دیا ہے۔ بنیادی طور پر کتاب خطبات

(لیکچرز) کا مجموعہ ہے جسے نظرِثانی اور اضافوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔(سعید اکرم)

مفاہیم و مضامین قرآن، مؤلف: خواجہ کریم الدین احمد۔ ناشر: دارالاشاعت' اُردو بازار' کراچی۔صفحات (بڑی تقطیع): ۵۰۰۔ قیمت: ۴۸۰ روپے۔

رجوع الی القرآن کے رجحان میں اضافے کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ قرآنی مضامین پر کتب کا سلسلہ جاری ہے اور لکھنے والے علماے کرام کے علاوہ جدید تعلیم یافتہ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی محنت اور مطالعے میں دوسروں کو شریک کرنا چاہتے ہیں۔ زیرِنظر کتاب میں بھی مؤلف نے ہرسورہ کے مختصر تعارف کے بعد' ایک ایک یا زیادہ آیات کا مطلب سلیس اُردو میں سلسلہ وار بیان کردیا ہے۔ انھوں نے تفسیر ابن کثیر کو بنیاد بنایا ہے۔ ساتھ ہی اشاریہ بھی ہے جس میں مختلف موضوعات پر الف بائی ترتیب سے آیات کے حوالے دیے ہیں اور اکثر مختصر تشریح بھی دی گئی ہے۔عربی سے ناواقف لوگوں کے لیے قرآن سے آگاہی کی اچھی اور مفید کوشش ہے لیکن حقیقی مفہوم سے آگاہی کے لیے متن کو برابر زیرِمطالعہ رکھنا اور عربی سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش بھی لازمی سمجھنا چاہیے۔(م - س)

سیرتِ ہادیِ برحق a، گوہر ملسیانی۔ ناشر: علم و عرفان پبلشرز' ۳۴-اُردو بازار' لاہور۔صفحات: ۵۹۲۔مجلد قیمت: ۳۰۰ روپے۔

معروف ادیب' شاعر اور مصنف جناب گوہر ملسیانی کے پیشِ نظر اس کتاب کا مقصدِ تالیف نوجوان نسل (بالخصوص طلبہ و طالبات اور کم تعلیم یافتہ افراد) کو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ اطہر سے اس انداز میں روشناس کرانا ہے کہ یہ اُن کی ذہنی اور عملی زندگی کی تہذیب و تشکیل کا وسیلہ بن سکے۔ فاضل مؤلف کا اسلوب نگارش نہ صرف شُستہ و رُفتہ اور عام فہم ہے بلکہ اتنا دل کش اور دل نشیں ہے کہ قاری کو اپنے اندر جذب کرلیتا ہے۔انھوں نے ہادیِ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے وقائعِ حیات کو احاطۂ تحریر میں لاتے ہوئے اپنی استطاعت کی حد تک کوشش کی ہے کہ ضعیف اور مشکوک روایتیں کتاب میں نہ آنے پائیں اور صرف مستند مصادر و مآخذ ہی سے استفادہ کیا جائے۔

اس کوشش میں وہ خاصے کامیاب نظر آتے ہیں' تاہم کتاب میں کمپوزنگ اور سہو قلم کے تسامحات بعض مقامات پر کھٹکتے ہیں' مثلاً: 'ابن اُمِ مکتوم' کی جگہ 'ابن مکتوم' (ص ۱۴۸' ۱۴۹) لکھا گیا۔ کتاب ہمارے دینی ادب میں خوش گوار اضافہ ہے اور اس کا مطالعہ کرنے والے یقیناً روح میں تازگی اور بالیدگی محسوس کریں گے۔(طالب الہاشمی)

نبی کریمؐ بحیثیت معلم، پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی۔ ناشر: مکتبہ قدوسیہ' رحمٰن مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۴۵۷۔ قیمت: ۲۲۵ روپے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم ایک ایسا موضوع ہے جس پر مختلف پہلوؤں سے بہت کچھ لکھا جاچکا ہے۔ زیرنظر کتاب اس موضوع پر انفرادیت کی حامل ہے۔ مصنف نے تعلیم و تربیت کے حوالے سے ۴۵ عنوانات کے تحت تمام ممکنہ پہلوؤں پر احادیث کو جمع کر دیا ہے اور حسبِ موقع معروف علما کی شرح بھی دی گئی ہے۔ تعلیم کے لیے وقت اور جگہ کا تعین' تعلیم کا دائرہ' تعلیم کے ذرائع' طلبہ کی نفسیات' مخاطب کا رویہ اور مزاج' شاگردوں سے تعلق' اندازِ گفتگو' اشاروں' لکیروں اور شکلوں کا استعمال' طلبہ سے استفسار' سوال کرنے پر رہنمائی' طلبہ کی صلاحیتوں کا ادراک' اپنی موجودگی میں شاگرد کو تعلیم و تدریس کا موقع دینا' نظم و ضبط' سرزنش اور حوصلہ افزائی' اخلاقی تعلیم' طلبہ کی ضروریات کا خیال رکھنا' تعلیم میں سہولت و ترغیب' غرض تعلیم سے متعلق تمام اہم موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ لوازمہ ایک اہم تعلیمی ضرورت پوری کرتا ہے اور جدید تعلیمی نظریات و رجحانات کی روشنی میں ماہرین تعلیم کو دعوتِ تحقیق دیتا ہے۔(محمد الیاس انصاری)

غلامی، ایک تاریخی جائزہ، میاں محمد اشرف۔ ناشر: فروغ علم اکیڈمی' ادارہ علمی تحقیق' ۱۱۷۹- ماڈل ٹاؤن' ہمک' اسلام آباد۔ صفحات: ۶۹۵۔ قیمت (مجلد): ۱۰۰۰ روپے۔

کبھی کبھی کوئی ایسی کتاب نظر پڑتی ہے کہ یقین نہیں آتا کہ ہمارے معاشرے میں کسی سرکاری سرپرستی یا مالی اعانت کے بغیر کوئی فرد محض اپنے ذاتی شوق سے اتنا بڑا علمی کام کرسکتا ہے۔ غلامی کے موضوع پر میاں محمد اشرف کی ۷۰۰ صفحات کی ایک بھرپور اور جامع کتاب ایسی ایک کاوش

ہے۔ وہ ایک ریٹائرڈ پروفیسر ہیں' لیکن جب انھیں غلامی کے موضوع پر اُردو میں لوازمہ نہ ملا تو انھوں نے اس خلا کو پُر کرنے کا خود ارادہ کیا اور تین چار سال کی محنت شاقہ سے مسئلۂ غلامی کی پوری تاریخ' مختلف معاشروں اور تہذیبوں میں اس کی صورت حال خصوصاً استعماری طاقتوں نے دنیا کے مختلف ملکوں کی پوری پوری آبادیوں پر جس وحشیانہ انداز میں غلامی مسلط کی' اسے اصل مآخذ سے حاصل کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس آئینے میں' روشن خیال اور مہذب تہذیبوں کی اتنی بھیانک تصویر سامنے آتی ہے کہ انسان کانپ اُٹھتا ہے اور سوچتا رہ جاتا ہے کہ کیا انسان اتنا زیادہ گر سکتا ہے کہ اپنے ہی بھائیوں کا بدترین استحصال کرے اور انھیں نت نئے طریقوں سے تعذیب دے۔ اس کتاب میں اس کی تمام تفصیلات مطالعے کے لیے موجود ہیں۔

غلامی کے حوالے سے اسلام پر بھی اعتراضات کیے جاتے ہیں۔ فاضل مصنف نے ایک الگ باب میں اس کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور بتایا ہے کہ اسلام نے کس تدریج اور حکمت سے اس مسئلے کو حل کیا۔ غلام آزاد کرنے کو بہت بڑی نیکی بتایا۔ انھیں معاشرے میں باعزت مقام دیا۔ ان کے حقوق کا تحفظ کیا' یہاں تک کہ مسلم تاریخ میں ایسے حکمران بھی ملتے ہیں جو غلاموں میں سے تھے۔ مصنف نے غلامی کے مسئلے پر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے جو کچھ لکھا ہے' اسے کتاب میں ضمیمے کے طور پر شامل کیا ہے تاکہ اسلام کا موقف کھل کر سامنے آجائے۔

فاضل مصنف نے اس کتاب کے ابواب کو چھے الگ الگ کتابوں کی شکل میں بھی پیش کیا ہے: ۱- یورپ اور غلامی' صفحات: ۱۲۷۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔ ۲- امریکا اور غلامی' ۹۲/ :۲۰۰ روپے۔ ۳- اشتراکیت اور غلامی' ۱۲۶/ ۲۷۵ روپے۔ ۴- ہندو معاشرہ اور غلامی' ۱۰۵/ ۳۰۰ روپے۔ ۵- اسلام اور غلامی' ۱۶۸/ ۳۵۰ روپے۔

جیسا کہ عنوانات سے ظاہر ہے' مصنف نے ان سب عنوانات کے تحت تحقیقی کاوش کر کے اُردو زبان میں وہ لوازمہ پیش کیا ہے جو اس سے پہلے دستیاب نہ تھا اور اس موضوع پر معلومات کا ایک خزانہ جمع کر دیا ہے۔ اگر ہمارے معاشرے میں حقیقی قدر افزائی کی روایت ہو' تو مصنف کو اس کام پر ضرور کوئی اعزاز ملنا چاہیے۔ (م - ا - ا)

مضامینِ قاضی حسین احمد، مرتبہ: سمیحہ راحیل قاضی۔ ناشر: ماورا پبلشرز، ۶۰-شاہراہ قائداعظم، لاہور۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: ۲۸۰۔

جناب قاضی حسین احمد گذشتہ ۳۵ برس سے وطنِ عزیز میں دینی و سیاسی سطح پر فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ اوائلِ جوانی سے تحریکِ اسلامی سے وابستہ ہیں اور تقریر و خطابت ان کا خاص میدان ہے۔ حال ہی میں مضامین قاضی حسین احمد منظرعام پر آئی ہے۔ ترجمان القرآن اور دیگر اخبارات و جرائد میں شائع شدہ مضامین، نیز جماعتِ اسلامی پاکستان کے اہم اجتماعات میں ان کی تقاریر میں سے چند ایک کو اس مجموعے میں شامل کیا گیا ہے۔ جن موضوعات پر اظہارِ خیال کیا گیا ہے ان میں 'سیرت رسولؐ کا پیغام'، 'امریکا'، 'عالمِ اسلام'، 'اسلامی تحریکات'، 'پاکستان کو درپیش حقیقی خطرات'، 'مختلف ممالک کے دوروں کے تاثرات' اور ایک اہم خطاب 'آیئے حالات دُرست کریں' شامل ہے۔ بانیِ تحریک سید ابوالاعلیٰ مودودی اور شاعرِ انقلاب علامہ اقبال کے حوالے بکثرت موجود ہیں۔

ان تحریروں کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ صاحبِ تحریر عزم و یقین سے سرشار ہیں اور پوری قوم کو میدانِ جدوجہد میں اُتار کر وطنِ عزیز کو اسلامی ریاست میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں تجزیہ بھی ہے، مستقبل کی روشنی بھی اور حالات کو سُدھارنے کے لیے اسلامی تحریکات کا دست و بازو بننے کی اپیل بھی۔ استعمار، اسرائیل، امریکی جبروستم اور پاکستان میں انگریزوں کے شاگردوں کا ذکر کرتے ہوئے مجاہد کی سی گھن گرج کے ساتھ جلوہ نما نظر آتے ہیں، جب کہ دنیا بھر کے مظلوم طبقات اور پاکستان کے بےبس عوام کا ذکر کرتے ہوئے ایک خاص گداز کی کیفیت سے گزرتے محسوس ہوتے ہیں۔ اُن کی تحریر بتاتی ہے کہ وہ نظامِ فرسودہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتے ہیں۔

مضامین کی عنوان وار درجہ بندی کر لی جاتی تو کتاب مزید مؤثر ہوجاتی۔ یہ ذکر بھی مناسب ہوتا کہ یہ تقریر کس مقام پر کی گئی، انٹرویو کس رسالے کے لیے لیا گیا اور تحریر کس روزنامے/ ماہنامے میں کب شائع ہوئی۔ (محمد ایوب منیر)

خونیں تحریکیں، اطہر امرتسری۔ ناشر: طٰہٰ پبلی کیشنز، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۰۴۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

اسلام کی ۱۴۰۰ سالہ تاریخ میں ایسی بےشمار تحریکوں کا ذکر ملتا ہے جو ملوکیت کے خلاف اٹھیں،

اہلِ اقتدار کے خلاف جدوجہد کی اور تاریخ کے صفحات پر اَن مٹ نقوش چھوڑ گئیں۔ زیرنظر کتاب میں ایسی ہی تحریکوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ان میں تحریک علویہ، عباسیہ، باطنیہ، قرامطہ، مہدویہ، صلاحیہ اور وہابیہ شامل ہیں۔ یہ جائزہ مؤرخانہ دیانت سے پیش کیا گیا ہے اور حالات و واقعات ایک تلاش وجستجو اور تحقیق کے بعد پیش کیے گئے ہیں۔ ایک قاری کو باطنیہ کے بارے میں مؤلف کی آرا عام مؤرخین کی آرا سے مختلف نظر آتی ہیں لیکن مولانا علم الدین سالک کے بقول مؤلف نے جو کچھ لکھا ہے اس سے ''ان غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے جو ایک مدت سے دانستہ یا نادانستہ اس فرقے کے خلاف پیدا ہوچکی ہیں''۔

ایک باب 'کاذبیہ' میں نبوت کے جھوٹے مدعیوں اسود، مسیلمہ، سجاح اور طلیحہ کی فتنہ انگیزیوں کا جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں اس طبع ثانی میں دو ابواب 'یورشِ تاتار' اور 'محمد علی' کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ مؤلف کے ایسے مضامین ہیں جو پہلی اشاعت میں شامل نہ تھے۔

کتاب کے مؤلف خدابخش اظہر امرتسری اپنے دور کے نام ور شاعر، صحافی اور ادیب تھے جو ۲۰ سال تک روزنامہ زمیندار کے ایڈیٹر بھی رہے۔ ۱۹۴۰ء میں پہلی دفعہ یہ کتاب شائع ہوئی اور اب ۶۵ سال بعد اس کی طبعِ جدید منظرعام پر آئی ہے۔ اس کا پیش لفظ مولانا علم الدین سالک اور مصنف کا تعارف شورش کاشمیری نے لکھا، جو اس طباعت میں بھی شامل ہیں۔ طبعِ جدید کا تعارف جناب طالب الہاشمی نے تحریر کیا ہے۔ اسلامی تاریخ اور تحریکوں سے دل چسپی رکھنے والے قارئین کے لیے نہایت معلومات افزا کتاب ہے۔ (عبداللہ شاہ ہاشمی)

جناب غلام احمد پرویز: اپنے الفاظ کے آئینے میں، پروفیسر محمد دین قاسمی۔ ناشر: کتاب سرائے الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۹۱۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

اسلام کے علمی ذخیرے پر نیش زنی، کفار اور مشرکین کا وطیرہ تو تھا، لیکن گذشتہ تین صدیوں کے دوران، بالخصوص مغربی علم الکلام سے متاثرہ ایک گروہ نے اپنی علمی کمزوری کے ہاتھوں مجبور ہوکر، خود اسلام ہی کے خلاف وعدہ معاف گواہ بننے کا راستہ منتخب کیا۔ اس گروہ میں ایک نمایاں عنصر منکرین حدیث کا ہے، جو اپنی علمی سطح کو بلند کرنے یا ملاحدۂ مغرب کی فکری یاوہ گوئی کا

شافی جواب دینے کے بجائے، خود دشمن ہی کی بارودی سرنگوں کو اُٹھا اُٹھا کر اسلامیانِ عالم کے سپرد کرنے کو 'فکرِ قرآنی' کا مغز پالینے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے بعد اسلم جیراج پوری، عنایت اللہ مشرقی، نیاز فتح پوری اور ایک دور میں اس کے کرتا دھرتا، جناب غلام احمد پرویز [م: ۱۹۸۵ء] رہے۔ موصوف نے فتنۂ انکارحدیث کو ایک تحریک کی شکل دینے کے لیے خودساختہ 'مرکز ملت'، ملک غلام محمد اور مارشل لا ایڈمنسٹریٹر ایوب خان کی مدد حاصل کی (اکبر بادشاہ سے لے کر جنرل پرویز مشرف تک کو ایسے ابوالفضل، فیضی اور شیخ مبارک بہ سہولت ملتے رہے ہیں۔ جنرل مشرف کو آج کل ایسے ہی اساتذہ روشن خیالی اور مداہنت پسندی کا درس دے رہے ہیں)۔

زیرنظر کتاب 'قرآنی لغت کے خودساختہ ماہر' پرویز صاحب کی ان فکری قلابازیوں، کلامی یاوہ گوییوں، اتہام بازیوں اور تضاد بیانیوں کا دفتر ہے۔ پرویز ایک جانب فکر اسلامی پر تیشہ زنی کرتے رہے تو دوسری جانب اسلام پر براہ راست حملہ کرنے کی ہمت نہ پاتے ہوئے مولانا مودودی مرحوم کے منہ کو آتے رہے اور علامہ اقبال کے نام کا سہارا لے کر لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے رہے، جس کا پورا ریکارڈ' طلوعِ اسلام میں موجود ہے۔

ماہ نامہ طلوعِ اسلام کے تمام فائلوں سے فکرِ پرویز کا بڑی باریک بینی بلکہ بڑے حوصلے سے مطالعہ کرنے کے بعد، جناب پروفیسر محمد دین قاسمی نے تحقیق و تدوین کا یہ مرقع مرتب کیا ہے۔ جس کا ہرصفحہ پرویز صاحب کی قلمی رکاکت وفکری کثافت، مولانا مودودی کی بیانیہ شایستگی اور مولف کی تجزیاتی سنجیدگی کا نمونہ ہے۔

جولوگ فتنۂ انکارحدیث کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں، یا جولوگ اس فتنے کے تاروپود کی کمزوری اور حکمت عملی کے دجل وفریب کو جاننا چاہتے ہیں، ان کے لیے یہ کتاب ایک قیمتی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایسی سنجیدہ تحقیق کاری اور تقابلی تجزیہ کاری کی روایت ہمارے ہاں ناپید ہوتی جارہی ہے، لیکن پروفیسر محمد دین قاسمی کی اس پیش کش نے نوجوان محققین کو کارِتحقیق کا درس بھی دیا ہے اور حوصلہ بھی۔ (سلیم منصور خالد)